''تزکیۂ نفس'' پر غور کرنا ہوگا۔

شاید اہل دنیا کو یہ معلوم نہیں کہ امین احسن سے ناواقفیت درحقیقت فہم اسلام کے صحیح تر راستے، نبیوں کے اک سچے جانشیں اور دنیاے علم کے ایک امام سے ناواقفیت ہے۔ امین احسن نے دینی علوم وفنون میں تحقیق وجستجو، تعلیم و تربیت، تصنیف وتالیف اور تحریر وتقریر کا کام جس جرأت و بے باکی، صبر وثبات، انا وخودداری اور لطافت ونفاست کے ساتھ کیا ہے اس کی مثال تلاش کرنا مشکل ہے۔ وہ اپنی کارکردگی میں انتہائی کامیاب رہے ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ ان کی بدقسمت قوم ان سے پوری طرح فائدہ اٹھانے میں تاحال ناکام ہی رہی ہے۔ وہ تو قوم کو اللہ کے کلام کے ساتھ ہم کلام کرنا چاہتے ہیں، اس کا تعلق اللہ کے ساتھ براہ راست قائم کر کے اسے غیر اللہ کی غلامی سے نجات دلانا چاہتے ہیں۔ وہ تو تقلید وجمود کی کال کوٹھری میں جکڑی ہوئی قوم کو دلیل وبرہان کی روشن، وسیع اور خوش گوار رفضا میں لانا چاہتے ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے جب امین احسن بقید حیات تھے وہ یہ شکر وشکایت ضرور کرتے ہوں گے:

تاثیر ہے یہ میرے نفس کی کہ خزاں میں مرغانِ سحر خواں میری صحبت میں ہیں خورسند
لیکن مجھے پیدا کیا اس دیس میں تو نے جس دیس کے بندے ہیں غلامی پہ رضا مند!

—— محمد بلال

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

قیامت تو روزانہ آ رہی ہے!

۲۱ دسمبر ۲۰۱۲ کو جمعہ کے دن ایک سیارہ زمین کی سطح کے ساتھ ٹکرائے گا، جس سے انتہائی بھیانک آواز پیدا ہوگی، پھر ایسی تباہی و بربادی شروع ہوگی کہ زمین سے انسانی زندگی کا وجود ختم ہو جائے گا۔ انٹرنیٹ پر اس خبر پر مبنی Animations کو کروڑوں کی تعداد میں لوگوں نے دیکھا اور پریشانی کا اظہار کیا۔ اہل مغرب کا اعصابی تناؤ سب سے بڑھ کر رہا۔ ہالی وڈ نے اس موضوع پر خطیر سرمایے سے ایک فلم بنا ڈالی جو پوری دنیا میں بڑی دلچسپی کے ساتھ دیکھی گئی جس کی پاکستان میں بھی نمائش ہوئی تھی اور جسے اردو میں ڈب کر کے ایک ٹی وی چینل نے بھی نشر کر دیا تھا۔ اس طرح لوگوں میں یہ بحث پوری سنجیدگی کے ساتھ چھڑ گئی کہ کیا قیامت اس طرح کے کسی حادثے کے نتیجے میں آئے گی؟ صورت حال اس حد تک سنگین ہوگئی کہ اس معاملے میں امریکی خلائی ادارے ناسا کو مداخلت کرنی پڑی اور اس

نے اس خبر اور فلم کو ایک افسانہ قرار دے کر مسترد کر دیا۔

۲۱ دسمبر ۲۰۱۲ کو دنیا کا خاتمہ۔ یہ عقیدہ ایک قدیم تہذیب مایا کے ماننے والوں کا ہے۔ یہ تہذیب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدایش سے بہت پہلے اس دنیا میں موجود تھی۔ یہ لوگ زبان، حساب اور ستاروں کے علم میں بہت ترقی یافتہ تھے۔ ان کی تہذیبی برتری نے گرد و پیش کی اقوام کو بھی متاثر کیا تھا۔

مایا تہذیب کا عقیدہ ایک طرف رکھتے ہیں۔ مگر اس حقیقت سے تو انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا عارضی طور پر بنائی ہے اور ایک دن قیامت برپا ہو گی، جزا و سزا کے بعد ابدی زندگی شروع ہو گی جو کہ اس زمین و آسمان کے تباہ ہونے کے بعد شروع ہو گی۔ یہ عقل اور عدل پر مبنی تصور قرآن مجید میں مختلف مقامات پر بیان ہوا ہے:

''(یہ اس دن کو یاد رکھیں) جب زمین ہلا دی جائے گی، جس طرح اسے ہلانا ہے، اور زمین اپنے سب بوجھ نکال کر باہر ڈال دے گی۔ اور انسان کہے گا: اس کو کیا ہوا۔'' (الزلزال ۹۹: ۱-۳)

''(اُس دن کو یاد رکھو)، جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی۔ اور سب اللہ، واحد و قہار کے حضور میں پیش ہوں گے۔'' (ابراہیم ۱۴: ۴۸)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

وہ منظر مایا تہذیب کے اندازے سے کہیں زیادہ ہولناک ہو گا۔ اس وقت آسمان پھٹ جائے گا۔ سورج اور چاند اکٹھے کر دیے جائیں گے۔ تارے بکھر جائیں گے۔ سمندر پھوٹ بہیں گے۔ پہاڑ اڑا دیے جائیں گے۔ قبریں کھول دی جائیں گی۔ صرف تباہی ہی نہیں ہو گی، احتساب بھی ہو گا۔ کڑا احتساب۔ تمام مرے ہوئے انسانوں کی ہڈیوں کو جمع کر کے اور ان کی پور پور کو درست کر دیا جائے گا۔ جب کوئی سفارش چلے گی اور نہ رشوت۔ جھوٹی گواہی کا کوئی امکان ہو گا اور نہ تعلقات ہی کام آئیں گے۔

''کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ یونہی چھوڑ دیا جائے گا۔'' (القیامہ: ۳۶)

''نہ کسی کی دوستی کام آئے گی اور نہ کسی کی سفارش نفع پہنچائے گی۔'' (البقرہ ۲: ۲۵۴)

قرآن و حدیث میں مذکور قرب قیامت کی بہت سی نشانیاں ظاہر ہو چکی ہیں۔ اور کچھ کا ظہور ابھی باقی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کا معاملہ اتنا قریب بھی نہیں ہے۔ لیکن ایک حقیقت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ موت کی آمد کا سلسلہ تو شب و روز جاری ہے۔ وہ آنے سے پہلے اجازت نہیں لیتی۔ وہ تو اچانک آ جاتی ہے۔ وہ سب کے بوڑھا ہونے کا انتظار نہیں کرتی۔ وہ نوجوانوں کو بھی اچانک دبوچ لیتی ہے حتیٰ کہ ماں کے پیٹ کے اندر نشو و نما پانے والے بچے کو دنیا میں آنکھ کھولنے سے قبل ہی آ لیتی ہے۔ روزانہ ہماری نیند اور پھر نیند سے بیداری بھی تو موت اور موت کے بعد

اٹھائے جانے کی تذکیر کر رہی ہے۔ سورۂ زمر میں ہے:

''اللہ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت اور جن کی موت نہیں آئی، انھیں نیند کے وقت سوتے میں، پھر جن پر موت کا حکم کر چکتا ہے، ان کو روک رکھتا ہے اور باقی روحوں کو ایک وقت مقرر تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ جو لوگ فکر کرتے ہیں ان کے لیے اس میں نشانیاں ہیں۔'' (آیت: ۴۲)

سونے اور جاگنے کی دعا ہی پر غور کریں:

''اے اللہ میں آپ کا نام لے کر مرتا (سوتا) ہوں اور زندہ ہوتا (جاگتا) ہوں۔''

''تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں مار کر زندگی بخشی اور ہم کو اسی کی طرف قبروں سے اٹھ کر جانا ہے۔''

سچ تو یہ ہے کہ:

سرخ لوہے پر قطرہ پانی کا
یہ حقیقت ہے زندگانی کی

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اس حقیقت کو سبھی مانتے ہیں۔ مگر مان کر بھول جاتے ہیں۔ وہ اپنے دل ویران کر لیتے ہیں۔ اور دھوکہ دہی، عہد شکنی، سود خوری، امانت میں خیانت، تکبر، غیبت، کرپشن، قتل و غارت گری، غرض یہ کہ ہر برے کام میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ کاش اعلیٰ حقائق سے بے اعتنائی برتنے والے ہمارے پرانے اور نئے ابھرنے والے لیڈروں کو بھی کوئی سمجھائے کہ ملکی حالات کے مسئلے کی جڑ بنیاد کیا ہے۔ مسائل کا اصل منبع کہاں ہے۔ مسئلہ وہ دلائل ہیں جن کی بنیاد پر لوگ اپنے ضمیر کے روبرو شرارت کرتے ہیں۔ مسئلہ نظام کی تبدیلی نہیں، دلوں کی تبدیلی کا ہے۔ مسئلہ ہماری جلد پر ابھرنے والے نشانات نہیں، دل کی بیماری ہے۔ علاج بیماری کا کریں، مرض کی علامات کا نہیں۔ اور دلوں میں تبدیلی کیسے آتی ہے، اس کا جواب بھی دلوں کے حال کو جاننے والے نے دے رکھا ہے۔ اپنی قائدانہ صلاحیتوں کا رخ ادھر کر کے بھی دیکھیں۔

یارب:

پیدا دل ویراں میں پھر شورش محشر کر
اس شہر کے خوگر کو پھر وسعت صحرا دے

قیامت کب آئے گی، اس کا علم اللہ کے پاس ہے، لیکن جس کی موت واقع ہوتی ہے، اس کی قیامت تو آجاتی

ہے۔اس کے سامنے سے تو غیب کے پردے ہٹ جاتے ہیں۔اس کی جزا اور سزا کا معاملہ تو ایک خاص انداز میں شروع ہو جاتا ہے۔قرآن کی رو سے:

''تو اس وقت کیا ہو گا جب فرشتے ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے ان کی روحیں قبض کریں گے۔''

(سورۂ محمد:۲۷)

''ان کو جن کو فرشتے پاکیزہ حالت میں وفات دیتے ہیں۔وہ کہتے ہیں آپ لوگوں پر سلامتی ہو! داخل ہو جائیے جنت میں، اپنے اعمال کے صلہ میں۔'' (النحل ۳۲)

موت کو یاد رکھنے میں زندگی ہے۔فرد کی بھی، قوم کی بھی۔دنیا کی بھی، آخرت کی بھی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی موت کو یاد رکھنے کی نصیحت فرمائی اور قبرستان میں تواتر سے جانے کی ہدایت فرمائی ہے۔

موت روزانہ آ رہی ہے، تو انفرادی سطح پر قیامت بھی روزانہ برپا ہو رہی ہے۔حضرت انسان کا معاملہ یہ ہے کہ اسے آج بتایا جائے کہ اگلے ہفتے تم امریکا جانے والے ہو تو وہ بڑی سرگرمی کے ساتھ اس ملک کے لحاظ سے تیاری شروع کر دیتا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے جہاں میں جانے والا ہے، اور اس سفر کا آغاز کسی وقت بھی ہو سکتا ہے مگر اسے اس کی تیاری کی کوئی فکر نہیں!

افسوس:

اس سراب رنگ و بو کو گلستاں سمجھا ہے تو
آہ! اے ناداں قفس کو آشیاں سمجھا ہے تو

—— محمد بلال

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org

''ایمان اور اسلام کے متعلق یہ بات بھی یاد رکھیے کہ یہ جامد اور غیر نامی نہیں، بلکہ ان میں دم بدم اضافہ ہوتا رہتا ہے اگر ان کی پرورش و پرداخت کی جائے اور یہ مضمحل، بلکہ مردہ اور بے جان ہو جاتے ہیں اگر ان کی دیکھ بھال نہ کی جائے۔دنیا کی دوسری نامی اور ذی حس چیزوں میں قدرت کا جو قانون جاری ہے وہی قانون ان میں بھی کارفرما ہے۔'' (''تزکیۂ نفس'' از مولانا امین احسن اصلاحی ۲/۱۸)